حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا ذکر جاری ہے۔ان میں سے گیارویں مہم یمن کے باغیوں کے خلاف تھی۔اس مہم کیلئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا حضرت مہاجر بن ابو امیہ رضی اللہ عنہ کو دیا اور آپ کو یمن میں اسود انسی کے مقابلہ کیلئے بھیجا۔

حضرت مہاجر بن ابو امیہ رضی اللہ عنہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔جنگِ بدر میں آپ کفار کی طرف سے لڑے تھے۔اس جنگ میں آپ کے دو بھائی قتل ہوئے تھے۔روایت میں ذکر ہے کہ آپ کے اسلام قبول کرنے کے بعد جنگِ تبوک میں آپ شامل نہ ہو سکے تھے۔اس کی وجہ سے رسول اللہ صلعم آپ سے ناراض تھے۔ایک دن مناسب موقع پر حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلعم کے سامنے اپنے بھائی کے حق میں سفارش فرمائی۔رسول اللہ صلعم نے اس سفارش کو قبول کرتے ہوئے آپ کو معاف فرمادیا اور آپ کو یمن میں قبیلہ کندہ پر عامل مقرر فرمایا۔حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ کی بیماری کی وجہ سے آپ فوراً یمن نہ جاسکے۔جب تندرست ہوگئے تو حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلعم کے اس فرمان کو پورا کیا۔

تاریخ میں ملتا ہے کہ یمن میں ارتداد کی رو رسول اللہ صلعم کی زندگی میں ہی شروع ہوگئی تھی۔اور اس بغاوت کی تحریک کا سردار اسود انسی تھا۔اس شخص نے اپنا لقب رحمٰن الیمن رکھا تھا جیسے مسیلمہ نے اپنا لقب رحمٰن الیمامہ رکھا تھا۔وہ وحی کا بھی دعویدار تھا۔رسول اللہ صلعم کو دو جھوٹے نبوت کے دعویداروں کا علم دے دیا گیا تھا۔ایک حدیث میں ذکر ہے کہ آپ صلعم نے فرمایا کہ میری خواب میں میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کڑے رکھے گئے جو مجھ پر گراں گزرا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی کہ میں اس پر پھونک ماروں۔میں نے پھونک ماری تو وہ غائب ہوگئے۔میں نے اس سے مراد دو جھوٹے لئے جو میرے خلاف اٹھیں گے یعنی یمن والا اسود انسی اور یمامہ والا مسیلمہ کذاب۔

یمن کا علاقہ شاہِ ایران کسریٰ کے تحت تھا اور یہاں کے گورنر کا نام بازان تھا۔ تاریخ میں ذکر ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے کسریٰ کو دعوتِ اسلام کا خط لکھا تو وہ سخت غصہ میں آگیا۔ اس نے یمن کے گورنر بازان کو لکھا کہ رسول اللہ صلعم کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ بازان نے دو لوگ آپ صلعم کی گرفتاری کیلئے بھیجے۔ رسول اللہ صلعم نے ان سے فرمایا کہ میرے اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے بادشاہ کے بیٹے نے اس کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور اس کی جگہ خود بادشاہ بن گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ صلعم نے بازان کو دعوتِ اسلام دی کہ اگر وہ اسلام قبول کر لیگا تو اس کو بدستور یمن کا حاکم رہنے دیا جائیگا۔ جب بازان کو ساری بات کا علم ہو گیا اور پیشگوئی پوری ہوئی تو اس نے دعوتِ اسلام قبول کر لی۔ رسول اللہ صلعم نے اسے حاکمِ یمن برقرار رکھا۔ بازان کے انتقال کے بعد رسول اللہ صلعم نے یمن میں مختلف لوگوں کو مقرر فرمایا۔

اس دوران اسود انسی نے یہاں نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کر لی تھی۔ وہ لوگوں پر ظاہر کرتا کہ ایک فرشتہ اس کے پاس وحی لیکر آتا ہے اور دشمنوں کی تمام تدابیر اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ سادہ اور جاہل لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو گئی۔ ابھی تک اسلام پوری طرح یمن میں قائم نہ ہوا تھا۔ اس نے یہ نعرہ بھی لگایا کہ یمن صرف یمنیوں کا ہے۔ اس قومیت کے نعرے سے بھی لوگ متاثر ہوئے۔ اس نے مختلف علاقہ جات پر حملہ کیا اور آہستہ آہستہ اس کا اقتدار مضبوط ہوتا گیا۔ اس نے گورنر بازان کی وفات کے بعد آپ کی بیوہ آزاد سے زبردستی شادی بھی کر لی تھی۔

رسول اللہ صلعم نے یمن کے لوگوں کو اسود کے خلاف جنگ کا حکم دیا۔ جب انہوں نے یہ مہم شروع کی تو اسود کا زور ٹوٹتا گیا۔ آخر کار گورنر بازان کی بیوہ جن کا نام آزاد تھا۔ آپ کی مدد سے مسلمانوں نے ایک رات قلعے داخل ہو کر اسود کو قتل کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق جب یہ خبر رسول اللہ صلعم تک پہنچی تو آپ وفات پا چکے تھے۔ آپ صلعم کی وفات کے بعد یمن میں دوبارہ ایک بغاوت اٹھی جس کا بانی عمرو بن مادی اور قیس تھے۔ ان کے مقابلہ کیلئے حضرت ابو بکر نے حضرت مہاجر بن ابو امیہ کے لشکر کو بھیجا۔

حضرت مہاجر نے ان دونوں کو گرفتار کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا۔تاریخ میں ذکر ہے کہ ان دونوں کے خلاف واضح ثبوت نہ ملے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بات پر شرم نہیں آتی کہ روز تمہیں شکست ہوتی ہے۔اگر تم دِینِ حق کی تائید کرو تو اس میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔آخر آپ نے ان دونوں کو آزاد کر کے واپس ان کے قبیلوں میں بھیج دیا۔بہت سے مؤرخین نے حضرت ابو بکر رضی اللہ کے اس قدم کی تعریف فرمائی ہے اور ان دونوں نے اور ان کی اقوام نے دونوں نے اسلامی فتوحات میں بڑا کردار ادا کیا۔